ماہنامہ

# تربیت

# TARBIYAH

اکتوبر 2025

عثمان پبلک اسکول سسٹم

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

تربیت
TARBIYAH

اکتوبر 2025 ربیع الآخر/جمادی الآخر 1447ھ
Monthly e-magazine for lifelong learning & holistic development

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرت نبوی ﷺ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیر شخصیت
- کیریئر کونسلنگ
- طب وصحت
- اقبالیات
- گوشۂ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ


## القرآن

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ

(سورہ الصف۔4)

ترجمہ: اللہ کو تو پسند وہ لوگ ہیں جو اُس کی راہ میں اِس طرح صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

## الحدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پس اس پر ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے۔

(صحیح بخاری)

## اپنا جائزہ

- کیا ہم نے فلسطینی بھائیوں کی مدد کے لیے مال خرچ کیا؟ ہاں نہیں
- کیا ہم نے اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ میں اپنا حصہ ڈالا؟ ہاں نہیں
- کیا ہم نے امت محمدیہ کے اتحاد کے لیے کبھی سوچا؟ ہاں نہیں

# اسلام کے دو بنیادی ستون: عبادت اور خدمتِ خلق

اسلام ایک ایسا کامل دین ہے جو انسان کو دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی کی ضمانت دیتا ہے۔ اس دین کی بنیاد دو ستونوں پر قائم ہے۔ ایک طرف بندہ اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور دوسری طرف مخلوقِ خدا کی خدمت کرتا ہے۔ یہ دونوں پہلو ایک دوسرے کے بغیر نامکمل ہیں، بالکل ایسے ہی جیسے جسم اور روح کے بغیر زندگی کا تصور ممکن نہیں۔

عبادت دراصل اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اس کے احکام کی اطاعت کا نام ہے۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو عبادت کے اہم مظاہر کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ نماز کو بے حیائی اور برے کاموں سے روکنے والا عمل قرار دیا گیا، روزے کو تقویٰ حاصل کرنے کا ذریعہ بتایا گیا اور ذکر و دعا کو اللہ کے قرب کا وسیلہ قرار دیا گیا ہے۔ گویا عبادت انسان کو نہ صرف اپنے رب سے جوڑتی ہے بلکہ اس کے اخلاق و کردار کو بھی سنوارتی ہے۔

دوسری جانب اسلام صرف ارکانِ اسلام کو کافی نہیں سمجھتا بلکہ خدمتِ خلق کو بھی دین کا لازمی حصہ قرار دیتا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ نیکی صرف یہ نہیں کہ انسان اللہ پر ایمان لائے بلکہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مال کو یتیموں، مسکینوں اور محتاجوں پر خرچ کرے۔ ایک اور مقام پر ارشاد ہے کہ جو کسی ایک انسان کی جان بچاتا ہے گویا اس نے پوری انسانیت کو بچالیا۔ رسولِ اکرم ﷺ نے ایسے شخص کو سب سے بہتر کہا ہے جو دوسروں کے لیے سب سے زیادہ نفع مند ہو، اور یہ بھی کہ وہ شخص مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے جبکہ اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔ یہ تعلیمات اس بات کا اعلان ہیں کہ حقیقی دین صرف ذاتی عبادات میں محدود نہیں بلکہ معاشرتی بھلائی میں بھی پوشیدہ ہے۔

عبادت اور خدمت کا تعلق نہایت گہرا ہے۔ عبادت انسان کو اللہ تعالیٰ سے جوڑتی ہے تو خدمتِ خلق اسے مخلوق سے قریب کرتی ہے۔ جب یہ دونوں پہلو یکجا ہوتے ہیں تو ایک ایسا کامل مسلمان سامنے آتا ہے، جو اپنی زندگی کو اللہ کی رضا اور انسانیت کی فلاح کے لیے وقف کر دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص عبادت تو کرتا ہے، مگر خدمت سے غافل ہے۔ تو اس کی بندگی محض رسمی عمل بن جاتی ہے، اور اگر کوئی صرف خدمت کرتا ہے مگر عبادت سے دور ہے۔ تو اس کی خدمت سماجی کام تو کہلائے گی مگر دینی تقاضے پورے نہیں ہوں گے۔

اس تناظر میں تاریخ اسلام عبادت اور خدمت کے حسین امتزاج کی بے شمار مثالیں پیش کرتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ یتیموں کی کفالت کرتے، غریبوں کی مدد فرماتے اور بیماروں کی تیمارداری کرتے۔ حضرت عمرؓ راتوں کو گلیوں میں نکل کر ضرورت مندوں کی خبرگیری کرتے۔ بعد کے ادوار میں مسلمانوں نے مدارس، اسپتال، مسافر خانے اور یتیم خانے قائم کیے جو خدمتِ خلق کی روشن مثالیں ہیں۔

آج کے دور میں بھی ہمیں اسی سنت کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہماری عبادات محض رسومات تک محدود نہ رہیں بلکہ ان کا اثر ہمارے اخلاق و معاملات میں نظر آئے۔ غربت، جہالت، بیماری اور ناانصافی جیسے مسائل کے حل کے لیے ہمیں اجتماعی طور پر آگے بڑھنا چاہیے تاکہ دنیا جان لے کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو بندے کو اپنے رب سے جوڑتا ہے اور مخلوق کی بھلائی کے راستے دکھاتا ہے۔

تاہم اسلام کے دونوں ستون، عبادت اور خدمتِ خلق، دراصل ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ ایک سچے مسلمان کی زندگی اسی وقت مکمل تصویر پیش کرتی ہے جب وہ اللہ کی بندگی اور انسانیت کی خدمت کو یکساں اہمیت دے۔ یہی وہ توازن ہے جو اسلام کو دیگر مذاہب سے ممتاز کرتا ہے اور یہی وہ راستہ ہے جو دنیا و آخرت کی حقیقی کامیابی کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔

فوزیہ بانو۔ پرنسپل کیمپس 48

# خدمت خلق

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایمان والے سب آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور فرمایا
"اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچا کرو! کیوں کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔" (سورۃ الحجرات)

## بھائی چارہ قائم رکھنا

حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔" (بخاری و مسلم)

ایمان والے سب آپس میں بھائی ہیں، اس لیے ہمیں ایک دوسرے کا خیال رکھنا اور مدد کرنی چاہیے۔ اگر ہم چھوٹوں پر شفقت کریں تو اللہ ہمیں اپنی رحمت سے نوازتا ہے۔

کسی پر ظلم یا سختی کرنے سے اللہ کی رحمت دور ہو جاتی ہے۔ دوسروں کی غلطیوں کو معاف کر دینا بھی رحم دلی ہے۔ جانوروں کے ساتھ رحم دلی سے پیش آنا بھی اللہ کی رحمت کا سبب بنتا ہے۔

## گمانِ بد سے بچنا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب کوئی شخص لوگوں کے عیوب پر نظر کر کے اور خود کو عیوب سے بری سمجھ کر بطور شکایت کے یوں کہے کہ لوگ برباد ہو گئے تو یہ شخص سب سے زیادہ برباد ہونے والا ہے کہ مسلمانون کو حقیر سمجھتا ہے۔" (مسلم)

خدمتِ خلق اسی وقت سچی ہو گی جب ہم دوسروں کے بارے میں برا گمان نہیں رکھیں گے بلکہ خیر خواہی کا جذبہ دل میں رکھیں گے۔ اصل خدمتِ خلق یہ ہے کہ دوسروں کے عیب بیان کرنے کے بجائے ان کی اصلاح نرمی، محبت اور خیر خواہی کے ساتھ کی جائے۔

## ایثار و قربانی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو، خواہ وہ مظلوم ہو" ایک شخص نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ مظلوم ہونے کی حالت میں تو مدد کر دوں مگر ظالم ہونے کی حالت میں کیسے مدد کروں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "اس کو ظلم سے روک دینا ہی تمہاری مدد کرنا ہے۔" (صحیح بخاری)

بھائی کی طرح ایک دوسرے کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر ترجیح دینا خدمتِ خلق کا اعلیٰ درجہ ہے۔ ظالم کی مدد اس طرح ہے کہ اسے ظلم سے روکا جائے تاکہ وہ اللہ کے عذاب سے بچے اور معاشرے کو نقصان نہ پہنچائے۔ یہ بھی خدمتِ خلق ہے کیونکہ اس سے دوسروں کو تکلیف سے بچایا جاتا ہے۔

## معاشرتی ہم آہنگی

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "تم مسلمانوں کو باہمی ہمدردی، باہمی محبت اور باہمی شفقت میں ایسا دیکھو گے جیسے جاندار بدن ہوتا ہے کی جب اس کے ایک عضو میں تکلیف ہوتی ہے تو تمام بدن بے خوابی اور بیماری میں اس کا ساتھ دیتا ہے۔" (صحیح مسلم)

خدمتِ خلق سے معاشرے میں محبت، امن اور اتحاد پیدا ہوتا ہے، اور نفرت و دشمنی دور ہوتی ہے۔ اگر کسی کے گھر آگ لگ جائے یا حادثہ ہو تو آس پاس کے لوگ اس کی مدد کے لیے آگے بڑھیں۔ اسی طرح اگر کسی کے ساتھ ظلم ہو یا ناانصافی ہو تو باقی مسلمان ساتھ دیں اور کسی کے پاس کھانے کو نہ ہو تو دوسرے لوگ اسے کھانا مہیا کریں۔ یعنی کسی طرح بھی اسے تنہا نہ چھوڑیں۔

## اللہ کی رضا کا حصول

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص میری امت میں سے کسی کی حاجت پوری کرے صرف اس نیت سے کہ اس کو مسرور اور خوش کرے سو اس شخص نے مجھ کو مسرور کیا اور جس نے مجھے مسرور کیا اس نے اللہ کو مسرور کیا اور جس نے اللہ کو مسرور کیا اس نے جنت کو پالیا۔" (بیہقی)

دوسروں کی مدد، ان کی ضرورت پوری کرنا اور ان کے دکھ درد میں شریک ہونا اللہ کو محبوب ہے۔ یہ حدیث ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ کسی مسلمان کی ضرورت پوری کرنا، اس کی مدد کرنا اور اسے خوش کرنا دراصل بہت بڑی نیکی ہے۔ ایسی نیکی سے بندہ اللہ کی رضا اور جنت کا حق دار بن جاتا ہے۔ کسی غریب کی مالی مدد کرنا تاکہ وہ اپنی ضرورت پوری کر سکے۔ کسی بیمار کی تیمارداری کرنا، یا کسی مسلمان کی ضرورت پوری کر دینا بڑی نیکی ہے۔

نیکی کی اصل روح نیت ہے کہ صرف اللہ کی رضا اور دوسروں کی خوشی مقصود ہو۔ جب ہم دوسروں سے اچھا گمان رکھ کر ان کی خدمت کرتے ہیں تو اعتماد بڑھتا ہے اور بھلائی عام ہوتی ہے۔

ربیعہ سدید – عثمان پبلک اسکول کیمپس 10

# خدمتِ خلق: بچوں کی تربیت میں ہمارا کردار

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو عبادات کے ساتھ ساتھ انسانیت کی خدمت کو ایمان کا لازمی جزو مانتا ہے؛ خدمتِ خلق نہ صرف روحانی بلندی کا ذریعہ ہے بلکہ بچے کے اخلاق، ہمدردی اور معاشرتی شعور کو پروان چڑھانے والا عملی راستہ بھی ہے۔ ہماری بنیادی ذمہ داری یہی ہے کہ ہم چھوٹی عمر سے اپنے بچوں کو اس جذبے سے روشناس کرائیں، خود عملی نمونہ قائم کریں اور روزمرہ زندگی میں ایسے مواقع پیدا کریں جہاں بچے دوسروں کی مدد کرنے کا تجربہ حاصل کریں۔ خدمتِ خلق کا دائرہ صرف مال و خوراک تک محدود نہیں بلکہ ہر وہ فعل شامل ہے جس سے کسی کی مشکل آسان ہو، کسی کو سکھ ملے یا کسی کی زندگی بہتر ہو، اور قرآن و سنت نے اسی جامع تصور کی بارہا تاکید کی ہے۔ جب گھر اور اسکول مل کر یہ اقدار سکھائیں تو ایک رحم دل، بااخلاق اور ذمہ دار نسل جنم لے گی جو نہ صرف دنیا میں مفید ثابت ہوگی بلکہ اخروی کامیابی کی راہ بھی ہموار کرے گی۔

## خدمتِ خلق کی قرآنی بنیاد

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے: وَاَحۡسِنۡ كَمَاۤ اَحۡسَنَ اللّٰهُ اِلَيۡكَ۔ (القصص:77)

ترجمہ۔ ”احسان کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے“

یہ آیت ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہم سب اللہ کے احسانوں کے محتاج ہیں، اور ہمیں بھی اس کی مخلوق کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا چاہیے۔

اسی طرح سورہ البقرہ کی آیت 177 میں نیکی کی جامع تعریف بیان کی گئی ہے:۔

یہ آیت خدمتِ خلق کو ایمان کا حصہ قرار دیتی ہے، اور ہمیں سکھاتی ہے کہ نیکی صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ دوسروں کی مدد اور بھلائی بھی اس کا لازمی جزو ہے۔

## احادیث کی روشنی میں خدمتِ خلق

رسول اللہ ﷺ نے خدمتِ خلق کو اللہ کی رضا کا ذریعہ قرار دیا۔ صحیح مسلم کی حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"میں بیمار تھا، تو نے میری عیادت نہیں کی... اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔"

یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ کسی بیمار کی عیادت کرنا گویا اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا گیا: "اللہ اس وقت تک بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔“

یہ حدیث خدمتِ خلق کے فوری اجر اور اللہ کی مدد کی ضمانت دیتی ہے۔

بچوں کو خدمتِ خلق سکھانے کا بہترین آغاز خود والدین کی مثال سے ہوتا ہے۔ بچے وہی اپناتے ہیں جو وہ گھر میں دیکھتے ہیں، اس لیے والدین اگر ضرورت مند کی مدد کریں، بیمار کی عیادت کریں یا کسی فلاحی کام میں حصہ لیں تو بچے بھی اسی راستے پر چلتے ہیں۔ روزمرہ گفتگو میں ہمدردی، شکر گزاری اور تعاون کے الفاظ شامل کریں اور اسلامی کہانیاں، صحابہ کرامؓ کے واقعات یا معاصر فلاحی کرداروں کی مثالیں سنائیں تاکہ نظری سبق دل پر نقش ہو۔ خدمت کا خانگی آغاز سادہ کاموں سے کروائیں — بہن بھائیوں کی مدد، گھر کے کاموں میں حصہ لینا یا چھوٹوں کا خیال رکھنا — یہ چھوٹے عمل بچوں میں ذمہ داری اور شفقت پیدا کرتے ہیں۔

بچوں کو اپنے اردگرد کے معاشرتی حالات سے بھی واقف کرائیں؛ انہیں دکھائیں کہ کون لوگ مشکلات میں ہیں اور ایک چھوٹی سی مدد کس طرح بڑا فرق لا سکتی ہے۔ اپنے جیب خرچ میں سے کچھ حصہ صدقہ کے لیے نکالنے کی عادت ڈالیں تاکہ سخاوت اور ایثار کا جذبہ پروان چڑھے۔ والدین بچوں کے ساتھ مشترکہ فلاحی سرگرمیوں میں حصہ لیں — کپڑے یا کتابیں جمع کرنا، کھانا پیک کرنا، محلے کی صفائی یا بزرگوں کی خدمت — تاکہ نظریات عمل میں بدلیں اور خدمتِ خلق روزمرہ زندگی کا حصہ بن جائے۔

ذیل میں بچوں کو خدمتِ خلق کے حوالے سے چند عملی سرگرمیاں تجویز کی جارہی ہیں۔

## طلبہ کے لیے قابلِ عمل سرگرمیاں

**مسکراہٹ صدقہ ہے** "دوسروں سے خوش اخلاقی سے پیش آنا بھی خدمتِ خلق ہے۔"

**پانی پلانا** اسکول یا گھر میں پانی کی بوتل رکھ کر کسی پیاسے کو پانی دینا، اپنے ہم جماعتوں کو ضرورت کے وقت کمرہ جماعت میں پانی پلا دینا۔

**ہم جماعتوں کی مدد** اپنے ہم جماعتوں کو دورانِ تدریس مدد فراہم کرنا جیسے اگر وہ پینسل، شارپنر یا ربر نہیں لائے تو ان کو ضرورت کے وقت یہ اشیا عاریتاً دینا۔ اپنے کسی ایسے ساتھی کی کلاس کا کام مکمل کرنے میں مدد دینا جو بیماری یا کسی دوسری وجہ سے اسکول سے غیر حاضر رہا۔ کمزور طلبہ کو ہوم ورک میں مدد دینا یا گروپ اسٹڈی میں شامل کرنا۔

**بزرگوں کی مدد** دادا، دادی یا محلے کے بزرگوں کے جوتے سیدھے کرنا، دروازہ کھولنا یا سلام کرنا۔

**صفائی میں حصہ لینا** کلاس روم یا گھر کی صفائی میں حصہ لینا، کوڑا کرکٹ صحیح جگہ ڈالنا۔

**دعاؤں کی تربیت** بیماروں کے لیے دعا کرنا اور ان کی خیریت دریافت کرنا۔

**فلاحی پروجیکٹ** اسکول میں "خدمتِ خلق کلب" بنا کر کپڑے، کتابیں یا کھانے کی اشیاء جمع کرنا، آج کل تو بالخصوص غزہ کے معصوم بچوں اور فلسطینی عوام کے لیے امدادی مہم چلانا قابلِ ذکر ہے۔

**عیادت مہم** قریبی اسپتال یا محلے میں بیماروں کی عیادت کے لیے کارڈز یا پھول تیار کرنا۔

**رضاکارانہ خدمات** اسکول کے کسی پروگرام میں رضاکار بن کر نظم و ضبط قائم رکھنا جیسے کتب میلے یا کسی دوسری تقریب میں نظم و نسق برقرار رکھنے کے لیے رضاکارانہ خدمات سرانجام دینا، کمرۂ جماعت میں اساتذہ کے لیے چھوٹے چھوٹے کاموں مثلاً بلیک بورڈ صاف کرنے میں مدد کرنا، کلاس سے کاپیاں جمع کرنے میں ان کی مدد کرنا وغیرہ

**شکرگزاری کا اظہار** اسکول کے چوکیدار، مالی یا صفائی والے کو شکریہ کہنا اور ان کی عزت کرنا۔

**پانی اور بجلی بچاؤ مہم** اسکول میں پانی کی ٹونٹیوں کو بند رکھنے کی مہم میں شامل ہونا، کمرہ جماعت سے نکلتے وقت آخر میں تمام پنکھوں اور بلب بند کر کے جانا

**صفائی مہم** گلی، محلے یا پارک کی صفائی کی مہم میں حصہ لینا۔ اپنے کلاس روم کو صاف ستھرا رکھنا

**چھوٹے بہن بھائیوں کی مدد** انہیں پڑھائی میں مدد دینا، کہانیاں سنانا یا ان کے ساتھ کھیلنا۔

**فنڈ ریزنگ اور صدقہ** پرانی کتابیں، کھلونے یا کپڑے جمع کر کے ضرورتمند بچوں کو دینا۔

**پودے لگانا** ماحول کی حفاظت اور صدقہ جاریہ کے لیے پودے لگانا۔

## خلاصۂ کلام

خدمتِ خلق محض ایک اخلاقی قدر نہیں بلکہ ہماری روحانی زندگی کی بنیاد ہے۔ جب ہم دوسروں کی مدد کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہیں تو درحقیقت ہم اپنے لیے خیر کا دروازہ کھول رہے ہوتے ہیں۔ والدین کی حیثیت سے، ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے بچوں کو اس راستے پر چلنے کی ترغیب دیں۔ انہیں یہ شعور دیں کہ دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا ہی اصل کامیابی ہے۔ یہ وہ وراثت ہے جو ہم اپنے بچوں کو دے سکتے ہیں اور جو ان کی دنیا اور آخرت دونوں کو روشن کر سکتی ہے۔ جب یہ بچے بڑے ہوں گے تو وہ ایک ایسے مہذب اور رحم دل معاشرے کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کریں گے جہاں ہر فرد دوسرے کا دکھ محسوس کر سکے۔

سلیم اللہ شیخ - پرنسپل کیمپس 33

# سلسلہ: ہم سے پوچھیے

سوال: میری بیٹی کو لوگوں سے ملنا جلنا پسند نہیں ہے زیادہ avoid ہی کرنا چاہتی ہے۔ کسی سے زیادہ بات نہیں کرتی اور اگر کوئی نیا شخص آجائے تو گھبرا جاتی ہے اور سلام تک کرنے سے کتراتی ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ شاید اس میں اعتماد کی کمی ہے۔ اس سلسلے میں رہنمائی درکار ہے۔

جواب:
بچے جیسے جیسے بڑے ہوتے ہیں، مختلف مراحل سے گزرتے ہیں، مختلف لوگوں سے ملتے ہیں اور مختلف رویوں اور حالات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ انہی مشاہدات اور تجربات کی بنیاد پر ان کی سماجی صلاحیتیں (social skills) رفتہ رفتہ نشوونما پاتی ہیں۔ چونکہ ہر بچہ دوسرے سے مختلف ہوتا ہے، اس لیے یہ فرق ان کے رویّوں، ردِ عمل اور دوسروں سے تعلقات میں واضح طور پر نظر آتا ہے۔ کچھ بچے خوب باتیں کرتے ہیں اور سب سے کر لیتے ہیں اور دوسروں کے ساتھ آسانی سے گھل مل جاتے ہیں جبکہ بعض بچے صرف چند مخصوص لوگوں سے ہی گھلنا ملنا پسند کرتے ہیں اور ان سے ہی بات چیت کرتے ہیں اور زیادہ گھلنا ملنا پسند نہیں کرتے۔ یہ فرق بچوں کی شخصیت، ماحول، اور تجربات کی بنیاد پر ہوتا ہے، جسے ہم انفرادی فرق یعنی individual differences کہتے ہیں اور یہی ہر شخص کو دوسرے سے مختلف بناتے ہیں۔ سماجی صلاحیتوں (social skills) کو پروان چڑھانے میں بچوں کے رویّے میں اعتماد (confidence) ایک نہایت اہم عنصر ہے۔ بچوں میں اعتماد پیدا کرنے اور ان کے social skills کو بہتر بنانے کے لیے چند تجاویز درج ذیل ہیں:

- والدین بچوں کے لیے رول ماڈل ہوتے ہیں اور بچے ان سے بہت کچھ سیکھ رہے ہوتے ہیں۔ مثلاً جب آپ کسی کے گھر کسی سے ملنے جارہے ہیں تو آپ کا رویہ کیا ہے، گھر آکر آپ نے کیا باتیں کیں، یا جب کوئی آپ کے گھر آیا تو ان کی میزبانی کیسے کی گئی وغیرہ۔ جب بچے والدین کو ان کی عزت و تکریم کا خیال رکھتے دیکھتے ہیں تو وہ بھی یہی سیکھتے ہیں۔
- میل جول کے معاملات میں بچوں پر زور زبردستی کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ اکثر والدین یا بڑے یہ چاہتے ہیں کہ بچہ فوراً کسی سے بات کرے یا گھل مل جائے، اور اسی دباؤ میں وہ اسے مجبور کرتے ہیں کہ وہ نئے لوگوں سے فوراً تعلق بنائے۔ لیکن یہ انداز مناسب نہیں۔ ہر بچے کا مزاج الگ ہوتا ہے، اور بعض بچوں کو کسی نئے ماحول یا اجنبی افراد سے مانوس ہونے میں وقت لگتا ہے۔ ایسے میں بچوں کو اُن کی مرضی اور رفتار کے مطابق گھلنے ملنے کا موقع دینا چاہیے۔
- بچے اگر چھوٹے ہیں تو ان کو ایسی کہانیاں سنائی جاسکتی ہیں جو دوست بنانے، پڑوسیوں یا رشتہ داروں سے اچھے تعلقات رکھنے، سلام میں پہل کرنے وغیرہ سے متعلق ہوں۔
- اس بات کو یقینی بنائیں کہ کہیں ان کے ساتھ کسی قسم کی bullying نہ ہو رہی ہو کیونکہ اس کی وجہ سے بچوں کا اعتماد بری طرح متاثر ہوتا ہے۔ بے جا تنقید اور روک ٹوک کے بجائے بچوں کو کسی کام کو کرنے یا نا کرنے کی وجوہات ان کی عمر کے لحاظ سے بتائیں اور سمجھائیں۔ اس سے ان کے اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ اس کام کو ownership کے ساتھ کرتے ہیں۔
- والدین بچوں کو ترغیب دیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ آپس میں کھیلیں اور ساتھ مل کر کچھ ایکٹوٹیز کریں۔ کھیل کے دوران بچوں کے آپس میں ہونے والے لڑائی جھگڑوں سے انہیں خود ہی نمٹ لینے دیں۔ اس سے وہ problem solving اور تعلقات کو بہتر کرنا خود سیکھیں گے۔
- بچوں کو تفریح کے لیے پارک وغیرہ جیسی جگہوں پر لے جایا جائے کیونکہ کھلی فضا اور پارک میں کھیلے جانے والے کھیل ان کی نشوونما اور socialization میں نہایت مثبت کردار ادا کرتے ہیں۔

امید ہے کہ یہ تجاویز آپ کے اور دیگر والدین کے لیے فائدہ مند ہوں گی۔
جزاک اللہ

آمنہ کامران ڈپٹی مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

**کیا** آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

**کیا** آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

**کیا** آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

## ہم لا رہے ہیں آپ کے لیے---

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے تربیہ ای میگزین میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

## ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔ آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

## *Our very own Usmanians*

You are invited to write your heart out in a special section of

# TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge related to career opportunities and different professions.

Any word of advice for your juniors

Your achievement , success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

UPSS
Shaping the leaders of Ummah

DEPARTMENT OF
MENTORING & COUNSELLING
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

E-MAIL YOUR WRITE UPS AT
mcd@usman.edu.pk